حضرت شیخ بوعلی فارمدی طوسی قدس سرہ العزیز

لسان خراسان، صاحب طریقہ نبی

تعارف:

آپ کا نام نامی فضل بن محمد، کنیت ابوعلی ہے۔آپ کی ولادت ۴۰۷ھ میں وطن فارمد میں ہوئی جوطوس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔اسی لئے آپ فارمدی مشہور ہوئے۔آپ شیخ الشیوخ، لسان الوقت، وحید العصر اور یگانہ روزگار تھے۔

باطنی انتساب:

آپ کا باطنی انتساب قطب ربانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ سے ہے اور آپ کو حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ سے صحبت وخلافت حاصل ہوئی۔

تحصیل علم:

آپ نے فقہ امام ابو حامد غزالی کبیر سے پڑھی اور ابو عبداللہ، ابومنصور تمیمی، ابوعبدالرحمٰن، ابوعثمان صابونی وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔آپ فرماتے ہیں کہ!

میں آغاز جوانی میں نیشا پور میں طالب علم تھا۔میں نے سنا کہ شیخ ابوسعید بن ابی الخیر قدس سرہ آئے ہوئے ہیں اور وعظ فرماتے ہیں میں ان کی زیارت کیلئے گیا جب میری نظر ان کے جمال پر پڑی تو میں ان کا شیدا ہو گیا۔

ایک روز میں مدرسہ میں اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا میرے دل میں شیخ ابوسعید کی زیارت کی تمنا پیدا ہوئی اور وہ وقت شیخ کے باہر نکلنے کا نہ تھا۔میں نے چاہا صبر کروں مگر نہ کرسکا۔ناچار اٹھ کر باہر آیا جب چوراہے پر پہنچا تو میں نے دیکھا شیخ ایک جماعت کے ساتھ جا رہے ہیں۔میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔شیخ ایک جگہ پہنچے میں بھی ساتھ چلا گیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ گیا جہاں شیخ کی نظر مجھ پر نہ پڑتی تھی۔وہاں سماع شروع ہو گیا اور شیخ کو وجد آ گیا اور حالت وجد میں اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔جب سماع سے فارغ ہوئے تو شیخ نے کپڑے اتار ڈالے اور وہ آپ کے سامنے پارہ پارہ کیے گئے شیخ نے ایک آستین علیحدہ کرلی اور آواز دی بوعلی طوسی کہاں ہیں۔

میں نے خیال کیا شیخ تو مجھے دیکھتے اور جانتے بھی نہیں شاید ان کے کسی مرید کا نام بوعلی ہوگا اس لئے میں خاموش ہو رہا شیخ کے تیسری دفعہ آواز دینے پر لوگوں نے کہا شیخ تم کو جانتے ہیں۔میں اٹھ کر شیخ کے سامنے آیا۔شیخ نے وہ آستین مجھے عطا کی اور فرمایا یہ تیرا حصہ ہے۔میں نے وہ کپڑا لیا اور آداب بجا لیا۔اسے لے جا کر محفوظ جگہ رکھ دیا۔میں ہمیشہ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور فیوض و برکات پاتا۔جب شیخ نیشا پور سے چلے گئے۔تو میں استاد امام ابوالقاسم قشیری کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے وہ حالات بیان کیے جو مجھ پر وارد ہوئے تھے۔

آپ نے فرمایا!

''اے لڑکے جا علم پڑھنے میں مشغول رہ مگروہ روشنی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ میں تین سال اور علم پڑھنے لگا رہا یہاں تک کہ ایک روز میں نے قلم دوات سے نکالا تو سفید نکلا۔ میں امام کی خدمت حاضر ہوا اور یہ ماجرہ کہہ سنایا۔آپ نے فرمایا اب علم تجھ سے دستبردار ہوگیا تو بھی علم سے دستبردار ہوجا''۔

چنانچہ میں اپنا سامان مدرسہ سے خانقاہ میں لے آیا اور استاد امام ابوالقاسم قشیری کی صحبت میں رہنے لگا۔ ایک روز استاد حمام میں تنہا تھے۔ میں نے جا کر چند ڈول پانی کے حمام میں ڈالے حضرت امام باہر نکلے تو نماز پڑھ کر پوچھا کون شخص تھا جس نے حمام میں پانی ڈالا۔ میں نے سوچا کہ شاید خلاف مرضی ہو خاموش رہا۔آپ نے پھر پوچھا میں نے جواب نہ دیا۔آپ نے تیسری بار پوچھا تو میں نے جواب دیا کہ خادم تھا۔امام نے فرمایا بوعلی!

''جو کچھ میں نے ستر سال میں پایا تو نے پانی کے ایک ڈول سے پالیا''

میں کچھ عرصہ امام کی خدمت میں مجاہدہ کرتا رہا۔ایک روز مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ میں اس میں گم ہوگیا۔ یہ واقعہ میں نے حضرت امام سے عرض کیا تو فرمایا!

''اے ابوعلی سلوک میں میری دوڑ دھوپ اس مقام سے اوپر نہیں جو کچھ اس مقام سے اوپر ہے مجھے اس کی رسائی کا راستہ معلوم نہیں''۔

یہ سن کر مجھے محسوس ہوا کہ مجھے ایسے پیر کی ضرورت ہے جو اس مقام سے اوپر لے جائے۔ وہ حالت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔

روحانی تربیت:

بعدازاں آپ طوس میں حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت شیخ مراقبہ میں تھے۔انہوں نے سر اٹھا کر فرمایا اے بوعلی آؤ! کہو کیا حال ہے؟

آپ سلام کر کے بیٹھ گئے اور اپنے حالات وواقعات بیان کیے۔آپ نے فرمایا تمہیں یہ ابتدا مبارک ہو ابھی تم کسی درجے پر نہیں پہنچے ہو اگر تمہاری تربیت کی جائے تو بلند مرتبہ تک پہنچ جاؤ گے۔آپ کے دل نے گواہی دی کہ میرے مرشد یہی ہیں۔انہوں نے آپ کو طرح طرح کے مجاہدے اور ریاضتیں کرائیں اور آپ پر خاص توجہ فرمائی اور اپنے فرزند ارجمند کو تربیت کے لئے آپ کے حوالے کردیا۔حسن اتفاق سے ان دنوں حضرت ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ طوس تشریف لائے ہوئے تھے۔آپ زیارت کی نیت سے ان کی خدمت میں چلے گئے اُنہوں نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کرتے ہوئے فرمایا بوعلی! ''وہ وقت آگیا ہے شیخ تم کو شیریں مقال طوطی کی طرح گویا کریں''۔ چند روز بعد حضرت شیخ گرگانی نے ایک مجلس میں آپ پر اسرار ورموز منکشف فرما کر وعظ کی اجازت دے دی۔ یوں آپ پر شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کے ارشاد کا مطلب واضح ہوگی۔

شرفِ دامادی:

مزید براں حضرت شیخ گرگانی نے اپنی صاحبزادی کا نکاح آپ سے فرما کر شرف دامادی بھی بخشا اور اپنا جانشین بھی مقرر فرمایا۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ نے بھی آپ سے اکتساب فیض کیا۔

مسندِ ارشاد: ظاہری و باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپ طوس سے نیشاپور تشریف لے گئے آپ کے پُر تاثیر تذکیرِ موعظت اور رشد و ہدایت کی بدولت سلجوقی وزیر نظام الملک بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور اُس نے ۱۰۶۵ء میں مدرسہ نظامیہ کی بنیاد رکھی جو دنیائے اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی بن گئی جہاں سے مشاہیر علماء و صوفیاء نے تعلیم حاصل کی۔

خلفاء:

آپ کے نامور خلفاء میں غوث صمدانی حضرت شیخ یوسف ہمدانی قدس سرہ، حجتہ الاسلام حضرت امام محمد بن غزالی قدس سرہ، اور ان کے برادرِ اصغر حضرت احمد غزالی قدس سرہ شامل ہیں۔

وصال مبارک:

آپ کا وصال مبارک ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ کو طوس میں ہوا اور طوس میں ہی مدفون ہوئے۔